لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رُوحی شریف

بدان ارشدک اللہ تعالیٰ فی الدارین کُنت ماھُوِیت

آگاہ ہو (اے طالبِ مولیٰ) اللہ تعالیٰ تجھے دونوں جہان میں رُشد بخشے وہ تھا ھُوِیّت کی ما

کنزاً یاھوت مخفیاً لاھوت فاردت ملکوت

یاھُوت کا خزانہ (بنا) لاہوت میں مخفی ہوا (اسی نے) ملکوت میں اپنے ارادہ (انی جاعل فی الارض خلیفہ) کا اظہار کیا۔

ان اعرف جبروت فخلقت الخلق ناسوت

تاکہ اس کی جبروت (یعنی حقیقتِ حق) کی پہچان کی جائے۔ پس عالمِ ناسوت پیدا فرمایا۔

ذاتِ سرچشمۂ چشمانِ حقیقت ھاھُوِیّت حضرتِ عشق بالائے کونین

حقیقت ھائے ھُوِیّت کی آنکھوں کا سرچشمہ (آدم علیہ السلام کو بنایا) اور حضرتِ عشق نے اس کی بارگاہِ کبریائی میں

بارگاہِ کبریا و تختِ سلطنت آراستہ از کمالِ عبرت ماہیتِ ذاتِ پاکش

کونین کے اوپر اپنا تختِ سلطنت آراستہ کیا۔ اس ذاتِ پاک کی ماہیت کے بیان سے بکمالِ عبرت

ہزاراں ہزار بے شمار قوافلِ عقل سنگسار سُبحان اللہ! از اجسامِ

ہزاراں ہزار بلکہ بے شمار عقل کے قافلے سنگسار ہیں۔ سُبحان اللہ! عناصرِ خاکی کے

عناصرِ خاکی بہزار مظہرِ ظہورِ آثارِ جلال و جمال قدرت ہائے کاملہ آئینہ

اجسام سے اپنے جلال و جمال کے ہزاروں مظہر بنائے۔ قدرت ہائے کاملہ نے (آدم) کو

باصفا ساختہ تماشائے روئے زیبا مے فرمائید خود باخود قمار

آئینہ باصفا بنایا جس میں وہ اپنے روئے زیبا کا تماشا دیکھ رہی ہے۔ خود بہ خود

عشق مے بازد خود نظر و خود ناظر و خود منظور خود عشق و خود

عشق بازی کر رہی ہے خود نظر خود ناظر اور خود منظور ہے۔ خود عشق و خود

عاشق و خود معشوق اگر پردہ را از خود بر اندازی ہمہ یک ذات

عاشق و خود معشوق ہے (اے طالب) اگر تو اس پردہ خودی کو اُتار دے (تو معلوم ہوگا)

و دوئی ہمہ از احول حیثیت ۔ مے گوید مصنفِ تصنیف معتکف

سب ذات واحد ہے اور یہ سب دوئی و کثرت تیری آنکھ کے بھینگے پن سے ہے۔ اس تصنیف کا مصنف (باھوؒ) حا ھویت حق

حریم جلال و جمال ھا ھویت حق ۔ محوِ شہود و ذاتِ مطلق عین عنایت

کے حریم جلال و جمال کا معتکف۔ ذاتِ مطلق کے مشاہدہ میں مستغرق معبودِ حق سے

از شہود مشہود معبود علی الحق در مہد ناز سبحانی ما اعظم شانی

شہود و مشہود کی عین عنایت سے مشرف سُبحانی ما اعظم شانی کے مایہ ناز پنگھوڑے جھولنے والا

بصدر عزت تاج معرفت و وحدت مطلق بر سر و ردائے تصفیہ و تزکیہ

صدر نشین مقام عزت اور معرفت و وحدت کا تاج پہنے۔ تصفیہ و تزکیہ انت انا و انا انت کی

اَنْتَ اَنَا وَ اَنَا اَنْتَ در بر ۔ اَلْملقب مِنَ الْحق باحق سِرِّ اسرار ذات

چادر اوڑھے ہوئے من الحق باحق (حق باھوؒ) کے لقب سے سرفراز سِرِّ اسرار ذات

یاھو فنافی ھو فقیر باھو عُرف اعوان ساکن قرب جوار قلعہ شورحرسہا

یاھو فنافی ھو فقیر باھو عُرف اعوان ساکن قرب جوار قلعہ شور شریف (اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ مِنَ الْفِتَنِ وَالْجَوْرِ چند کلمات از ابراز تحقیقات

اسے ہر قسم کے ظلم اور فتنوں سے محفوظ رکھے چند کلمات تحقیق فقر مقام ھُویتِ ذات

فقر مقام ھُویتِ ذات رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ تفسیر از معنی المعنی و خاص

کی شرح میں بیان کرتا ہے۔ اور میری رحمت ہر شئے سے وسیع ہے کی معنی المعنی تفسیر اور خاص

الخاص تعلیم مے آرد عارف واصل بہر جا دیدہ کشاید بجز دیدارش نہ

الخاص تعلیم دیتا ہے۔ عارف واصل جس جگہ بھی آنکھ کھولتا ہے اس کے دیدار کے سوا

بیند و نقش غیر و خودی از خود بر اندازد تا با مُطلق مُطلق شود۔

کچھ نہیں دیکھتا اور نقش غیر و خودی کو دُور کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ مطلق کے ساتھ مطلق ہو جاتا ہے

بدان! کہ چوں نورِ احدی از حجلۂ تنہائی وحدت بر مظاہر کثرت ارادہ

جان لو! کہ جب نورِ احدی نے وحدت کے حجلۂ تنہائی سے کثرت کے مظاہر کا ارادہ

فرمود حسن خود را جلوہ بصفائے گرم بازاری نمود بر شمع جمال پروانہ کونین

فرمایا تو اس گرم بازاری کے لیے اپنے حسن کے جلوہ مصفا (مصطفیٰ) کو ذریعہ بنایا اس شمع جمال نور احمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بسوزید و نقاب میم احمدی پوشید صورت احمدی گرفت و از کثرت

پر کونین پروانہ وار جل مٹے (عاشق ہوئے)۔ (نورِ ذات نے) نقاب میم احمدی پہن کر صورت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کی اور

جذبات و ارادت ہفت بار بر خود بجنبید و ازاں ہفت ارواح فقراء

کثرت جذبات و ارادہ سے سات بار اپنی ذات میں جنبش کھائی۔ جس سے سات ارواح فقراء

باصفا فنافی اللہ بقا باللہ محو خیال ذات ہمہ مغز بے پوست

باصفا فنافی اللہ بقا باللہ تصورِ ذات میں محو سرتاپا مغز بلا پوست

پیش از آفرینش آدم علیہ السلام ہفتاد ہزار سال غرقِ بحرِ جمال بر

آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال قبل بحرِ جمال میں مستغرق

شجرِ مرأۃ الیقین پیدا شدند بجز ذاتِ حق از ازل تا ابد چیزے نہ دیدند

شجرِ مرأۃ الیقین پر پیدا ہوئیں انہوں نے ازل سے ابد تک بجز ذاتِ حق کسی کو نہیں دیکھا

وَمَا سِوَی اللّٰہ گاہے نشنیدند بحریمِ کبریا دائم بحرِ الوصال لازوال

اور ماسوی اللہ کبھی نہ سُنا۔ انہیں حریمِ کبریا کے سمندر میں دائمی وصالِ لازوال

گاہے جسدِ نوری پوشیدہ بہ تقدیس و تنزیہ می کوشیدند۔ گاہے

حاصل ہے۔ وہ کبھی نوری جُثہ اختیار کر کے تقدیس و تنزیہ میں کوشاں ہوئے ہیں۔ گاہ

قطرہ در بحر و گاہے بحر در قطرہ۔ و ردائے فیض عطائے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ

قطرہ بحر میں اور گاہ بحر قطرہ میں اور فیض عطا کی چادر یعنی جب فقر اختتام کو پہنچتا ہے اللہ

اللّٰہ بر ایشاں پس حیاتِ ابدی و عزِ تاجِ سرمدی اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ

ہی ہوتا ہے۔ ان کے اوپر ہے۔ پس انہیں حیاتِ ابدی اور عزتِ سرمدی کا تاج حاصل ہے۔ یہ فقر خاص، لا یحتاج

اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ معزز و مکرم از آفرینش آدم علیہ السلام و

ہے اپنے رب سے یا اس کے غیر سے وہ معزز و مکرم ہیں آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے اور

قیامِ قیامت ہیچ آگاہی ندارند قدم ایشاں بر سرِ جملہ اولیاء غوث

اُن کو قیامِ قیامت کی بھی کوئی خبر نہیں۔ اُن کے قدم جملہ اولیاء غوث و قطب کے

و قطب اگر انہا را خدا خوانی بجا اگر بندۂ خدا دانی روا۔ عَلِمَ مَنْ عَلِمَ

سر پر ہیں۔ اگر ان کو (یکتائی کے باعث) خدا کہیئے بجا ہے اگر (شریعت کی رُو سے) بندۂ خدا جانے روا، جس نے جانا اُسی

مقامِ ایشاں حریمِ ذاتِ کبریا۔ و از حق ماسوی الحق چیزے نہ

نے جانا۔ ان کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے وہ حق سے ماسوائے الحق کوئی چیز

طلبیدند۔ و دُنیائے دَنی و نعیمِ اُخروی حُور و قصورِ بہشت بکرشمۂ نظر

طلب نہیں کرتے اور کمینی دنیا اور اُخروی نعمتوں حور و قصور اور بہشت کو ایک نظر بھی

ندیدند۔ و آراں یک لمحہ کہ مُوسیٰ علیہ السلام در سراسیمگی رفتہ و طُور

نہیں دیکھتے۔ اور وہ ایک (جلوۂ نور) جس سے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہِ طور

در ہم شکستہ۔ در ہر لمحہ و طرفۃ العین ہفتاد ہزار بار لمعاتِ جذباتِ

ریزہ ریزہ ہو گیا تھا۔ ہر لمحہ اور آنکھ جھپکنے میں ایسے ستر ہزار جذبات انوار ذات کے

انوارِ ذات بر ایشاں وارد۔ و دم نہ زدند و آہے نکشیدند۔ وَھَلْ

جلوے اُن پر ہوتے ہیں۔ وہ دَم نہیں مارتے اور نہ آہ کھینچتے ہیں۔ بلکہ اور

مِنْ مَّزِیْد می گفتند ایشاں سُلطان الفُقراء و سیّد الکونین اند۔

لائیے کا نعرہ مارتے ہیں۔ وہ سُلطان الفقراء اور کونین کے سردار ہیں۔

یکے رُوحِ خاتونِ قیامت رضی اللہ عنہا و یکے رُوحِ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

ایک روح خاتونِ قیامت (فاطمۃ الزہراؓ) کی اور ایک رُوح خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کی

و یکے رُوحِ شیخ ما حقیقت الحق۔ نورِ مُطلق مشہود علی الحق حضرت

اور ایک روح میرے شیخ حقیقت الحق نورِ مطلق مشہود علی الحق حضرت

سیّد محی الدّین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز و یکے رُوحِ سُلطان

سیّد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی اور ایک روح سلطان

انوارِ سرّ السرمد حضرت پیر عبدالرزاق فرزند حضرت پیر دستگیر قدس اللہ

انوارِ سرّ السرمد حضرت پیر عبدالرزاق فرزند حضرت پیر دستگیر قدس

سرّہٗ العزیز ویکے رُوح چشمۂ چشمان ھاھُوئیت سرِّ اسرار ذاتِ یاھُو

اللہ سرّہٗ العزیز کی اور ایک روح ھاھویت کی آنکھوں کے سرچشمۂ سرِّ اسرار ذات یاھُو

بندۂ فقیر باھُو قدس اللہ سرّہ العزیز و دو رُوحِ دیگر اولیاء بحرمت مِن ایشاں

بندۂ فقیر باھُو قدس اللہ سرّہ العزیز کی اور دو ارواح دیگر اولیاء اللہ کی ہیں جن کی برکت سے

قیامِ دارین. تا آنکہ آں دو رُوح از آشیانۂ وحدت بر مظاہرِ کثرت

دارین کو قیام ہے. جب تک یہ دو روحیں آشیانۂ وحدت سے مظاہر کثرت میں

نہ خواہند پرید قیامِ قیامت نخواہد شُد سراسر نظرِ ایشاں نُورِ وحدت

محو پرواز نہ ہولیں قیام قیامت نہ ہوگی اُن کی نگاہ نورِ وحدت

و کیمیائے عزت بہر کس پرتوِ عنقائے ایشاں اُفتاد نُورِ مطلق ساختند.

اور عزت کی کیمیا ہے. جس پر بھی ان کی نگاہ پڑتی ہے نورِ مطلق بنا دیتی ہے.

احتیاج بریاضت و ردِ اوراد ظاہری طالباں را نہ پرداختند.

ایسے طالبوں کو ریاضت اور ورد اوراد ظاہری کی ضرورت نہیں رہتی.

بداں کہ فقیر نورِ مطلق مؤلف تالیفِ ایں کتاب مستطاب پردہ ہا و حجب

آگاہ رہو! کہ اس رسالہ کا مصنف فقیر (باھوؒ) نورِ مطلق ہر قسم کے حجب حجاب

حجاب تمامی برانداختہ عین العین وحدت گشتہ. سُبحان اللہ! جسمِ ایں بندہ

دور کر کے عین العین وحدت ہو گیا. سبحان اللہ! بندہ کا جسم

را پردۂ ضعیف حائل خود بخود در میان ہزارہا اسرار عجیبہ و لطیفہ ہائے

پردۂ ضعیف کی مانند درمیان حائل ہے اور وہ ذات خود بخود ہزارہا اسرار عجیب و غریب

غریبہ فرمود. خود ناطق و خود منطوق. خود کاتب و خود مکتوب. خود

کا اظہار کر رہی ہے اور رسالہ ہٰذا کی تصنیف میں خود ناطق خود منطوق. خود کاتب و خود مکتوب. خود

دال و خود مدلول. اگر ایں را آثارِ قدرتِ ربانی دانند بجا. و اگر وحی

دال اور خود مدلول ہے. اگر اس کو قدرت ربانی کے آثار خیال کیا جائے بجا ہے اور اگر وحی

منزل خوانند روا. معاذ اللہ! اگر ایں وثیقہ لطیفہ را از زبانِ بندہ

منزل پڑھا جائے روا ہے. معاذ اللہ! اگر اس لطیف تحریر کو ایک بندہ کی زبان سمجھا

دانی الحق. اگر ولی واصل کہ از رجعتِ عالمِ رُوحانی و یا عالمِ قدس

جائے الحق. اگر کوئی ولی واصل عالم روحانیت کا ولی یا عالم قدس شہود کا

شہود از درجہ خود اُفتادہ باشد. اگر توسل بایں کتاب مستطاب

ولی اپنے درجہ سے گر جائے اگر اس کتاب مستطاب کا توسل

جوید. آں را مرشد بیست کامل اگر او توسل نہ گرفت اُو را قسم واگر

پکڑے تو یہ توسل اس کو مرشد کامل کا کام دے گا. اگر وہ توسل نہ پکڑے اس کو قسم ہے اور اگر

ما اُو را نہ رسانیم ما را قسم واگر طلب سلکِ سلوک معتصم و متمسک

ہم اس کو نہ پہنچائیں ہمیں قسم ہے. اور اگر طالب سلک سلوک پنجہ مار کر اس کے سلوک پر مضبوطی

شود بمجرد اعتصام عارف زندہ دل و روشن ضمیر سازم.

اختیار کرے گا. اس پختگی کے باعث میں بالضرور اس کو عارف زندہ دل اور روشن ضمیر بنا دوں گا.

ابیات

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم — از ابتداء تا انتہا یک دم برم

طالبِ حق سن! فدا جلدی سے آ — ایک دم میں بخش دوں از ابتداء تا انتہا

طالب بیا طالب بیا طالب بیا — تا رسانم روزِ اول با خدا

طالب آ! طالبا آ! طالبا آ! — روزِ اوّل کردوں تجھ کو با خدا

بداں کہ عارفِ کامل قادری بہر قدرت قادر و بہر مقام حاضر محو ھا ھویت

جان لو! کہ عارفِ کامل قادری ہر قدرت پر قادر ہر مقام پر حاضر ھا ھویت

مطلق مصنف تصنیف می فرمائید تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازی عین

مطلق میں مستغرق اور اس رسالہ کا مصنف (باھو) کہتا ہے۔ جب مجھے لطفِ ازلی سے سرفرازی اور

عنایت حق الحق حاصل شد۔ واز حضور فائض النور اکرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق الحق سے عین عنایت حاصل ہوئی اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خلقِ خدا کو تلقین و

حکم ارشاد خلق شدہ۔ چہ مسلم، چہ کافر، چہ با نصیب چہ بے نصیب،

ارشاد کا حکم دیا (اب میری کیمیا نظر کے سامنے) کیا مسلم کیا کافر۔ کیا بانصیب کیا بے نصیب

چہ زندہ چہ مُردہ۔ بزبان گوہر فشاں مصطفےٰ ثانی و مجتبےٰ

کیا زندہ کیا مُردہ سب برابر ہیں (جس کو چاہوں جہاں چاہوں فیض دے دوں)۔ اپنی زبان پُر نور سے

آخر زمانی فرمود۔

حضورؐ نے مجھے مصطفےٰ ثانی اور مجتبےٰ آخر زمانی کے لقب سے نوازا۔

ابیات

دستِ بیعت کرد مارا مصطفےٰ — فرزندِ خود خواندہ است مارا مجتبےٰ

دستِ بیعت مجھ کو فرمایا سرورِ کونین نے، — فرزندِ خود فرما دیا (جدِ حسن والحسین نے)

شد اجازت باھوؒ را از مصطفےٰ — خلق را تلقین بکن بہر از خدا

دی اجازت باہو کو پھر مصطفےٰ۔ — خلق کو تلقین کر بہر از خدا

خاکِ پایم از حسینؓ و از حسنؓ — معرفت گشت است بر من انجمن

خاکِ پا حسنین کا میں ہوگیا — ختم مجھ پر معرفت کی انتہا

و بمنزلِ فقر از بارگاہِ کبریا حکم شد کہ تو عاشقِ مائی۔ ایں فقیر عرض نمود کہ

منزلِ فقر میں بارگاہِ کبریا سے خطاب ہوا کہ تو ہمارا عاشق ہے۔ اس فقیر نے عرض کی کہ

عاجز را توفیقِ عشقِ حضرتِ کبریا نیست۔ باز فرمود کہ تو معشوقِ مائی

عاجز کو حضرتِ کبریا کے عشق کی توفیق نہیں پھر فرمایا کہ تو ہمارا معشوق ہے

باز ایں عاجز ساکت ماند۔ پرتوِ شعاعِ کبریا بندہ را ذرہ وار در ابحارِ

تب یہ عاجز خاموش رہا۔ اس وقت کی شعاعِ کبریا کے پرتو نے بندہ کو ذرہ وار ابحارِ

استغراق مستغرق ساخت و فرمود۔ تو عینِ ماہستی و ما عینِ تو ہستیم

استغراق میں مستغرق کر دیا اور فرمایا تو ہماری عین ہے اور ہم تمہاری عین ہیں۔

در حقیقت حقیقتِ مائی و در معرفت یارِ مائی و در ھو صیر فرتِ سرِّ یا ھو ہستی۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور ھو میں یا ھو کی بناوٹ کا سِر ہے۔

رُوحی شریف

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جعلت فی النفس طریق الزاهدین۔ ناہدوں کا طریق عبادت نفسی یعنی زبانی پڑھائی ہے۔

وجعلت فی القلب طریق الراغبین۔ محبت و رغبت کی راہ قلبی عبادت ہے۔

وجعلت فی الروح طریق الکاملین۔ اور کاملین کا طریقہ عبادت رُوحی ہے۔

رسالہ رُوحی شریف کی ابتداء طریق رُوحی سے ہے۔ اس لیے اس کا نام رسالہ رُوحی شریف رکھا گیا ہے۔

(۱) رسالہ رُوحی شریف قادری سروری، مسلک سلوک کا وہ جامع الہامی بلکہ اس سے بھی قریب ترب قرب حضور کا کلام ہے جو خاص حضوری میں سلطان العارفین فنا فی ھُو سرِ اسرارِ ذات یاھُو سلطان الفقر محمد باھُو قدس سرہٗ العزیز کی زبانِ فیض ترجمان سے جاری ہوا۔ رسالہ رُوحی شریف پڑھنے والے کو اویسی طریقہ سے رُوحی فیض حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے بھی اس کا نام رُوحی شریف ہے۔

(۲) اس رسالہ کی ابتدا فنفخت فیه من روحی اور انتہا، اذا تم الفقر فهو اللہ کو پہنچانے والی ہے۔

(۳) اس رسالہ کے مطالعہ اور عمل سے طالب کو ابتدا میں ہی رُوحانی مجلس نصیب ہو جاتی ہے اور بالآخر اس کے سلک سلوک پر عمل کر کے حضوری حاصل ہوتی ہے۔

(۴) عالم رُوحانیت اور عالمِ قدس شہود کے رجعت خوردہ اولیاء اللہ کے لیے اس رسالہ سے زیادہ کسی چیز کو مؤثر نہیں پایا گیا۔

(۵) ہفت کلیات رسالہ روحی شریف باطنی تالوں کی سات چابیاں ہیں۔ جن سے فقیر ہر قسم کے غیبی خزانوں کا مالک و متصرف ہو جاتا ہے اور جو طالب اپنے وجود کے باطنی قفل کھول لیتا ہے، فی الفور فنا فی اللہ۔ بقا باللہ، لقاء اللہ اور حضوری سے مشرف ہو جاتا ہے۔

(۶) رسالہ روحی شریف کا عامل غالب اولیاء اللہ میں سے ہوتا ہے توفیقِ الٰہی

www.yabahu.com

اور باطنی تصدیق سے جس کام کو کہتا ہے ہو جاتا ہے۔

(۷) اِس رسالہ میں ہفت ارواح سُلطان الفقراء کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام رُوحی شریف رکھا گیا ہے۔

(۸) اِسم اعظم کی برکت سے فقیر مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے۔ طرفۃ العین میں نورِ حضور سے ہر مطلب حاصل کر سکتا ہے۔

(۹) اس رسالہ شریف کی برکت سے فقیر قُم باذنِ اللہ کہہ کر اہلِ قبور کے رُوحانی وجود کو زندہ اور حاضر کر کے ان سے ہمدم اور ہمکلام ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔

(۱۰) رسالہ رُوحی شریف قصیدہ غوثیہ کی مانند مدحیہ، فخریہ اور اسرار و رموزِ باطنی پر مبنی کلام ہے جس کی پڑھائی کے تین طریقے ہیں: اوّل دو رکعت نماز نفل بہ نیت ثواب رُوح پر فتوح سید الانبیاء پڑھے اور خصوصی ثواب ہفت ارواح سُلطان العارفین کو پہنچائے۔ ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے۔

ا۔ عام لوگوں کے لیے پڑھائی کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ بوقت تہجد یا صبح یا عشاء کی نماز کے بعد ایک تین سات یا گیارہ بار رسالہ رُوحی شریف پڑھے اور اپنی دینی و دنیاوی مُراد کو مدِنظر رکھے اور سُلطان العارفین کی رُوحانیت سے استمداد کرتا رہے۔ گیارہ بار اوّل آخر درود پاک پڑھے۔

ب۔ با تصور فقراء کی پڑھائی کا طریقہ یہ ہے کہ اِسم ذات اللہ یا صورت شیخ یا روضہ سُلطان العارفین کا تصور کرے اور ہفت بار رسالہ روحی شریف پڑھے اور اپنے مقصد کو مدِنظر رکھے۔ یہ تصور حقیقی ہو وہم یا خیال کا تصور نہ ہو۔

ج۔ زندہ قلب فقراء کی پڑھائی کا یہ طریقہ ہے کہ رسالہ رُوحی شریف کی پڑھائی ظاہر میں شروع کر کے باطن میں گُم ہو۔ زبان۔ قلب۔ رُوح۔ سِر اور نُور سے پڑھے اور باری باری ہفت سُلطان الفقراء کے حضور حاضر ہو کر استمداد روحانی حاصل کرے۔

(۱۱) الغرض یہ رسالہ بے شمار دینی و دنیاوی رحمتوں کا منبع اور سُلطان العارفین کی کتابوں کا نچوڑ ہے۔

○

دُعَا

یا اِلٰہ العٰالمین! تو اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ ہم سب تیرے عاجز بندے ہیں
تُو نے نبیین، صدیقین، شہدا اور صالحین کو اپنی رحمتِ خاص کے لیے چُن لیا ہے۔ مجھے بھی صراطِ مستقیم
عطا کر اور گروہ صالحین میں شامل فرما لے تاکہ میں اپنی ذات اور اپنے ملک میں تیرے احکام نافذ
کرنے والوں میں شامل ہو کر اُسوۂ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کے لیے نمونہ بنا لوں۔
میرا نفس، قلب، رُوح اور سِر سراپا نورِ ذات میں غرق ہو جائے اور مجھے قدرت کی
آنکھوں سے دیکھنے والا، قدرت کے کانوں سے سننے والا، قدرت کی زبان سے کلام کرنے
والا بنا دے کہ میرا ہر قول و فعل تیری رضا اور اتباعِ رسُولؐ کا نمونہ بن جائے۔

جُملہ مومنین و مومنات کے سینوں اور اُن کی قبور کو اپنے نور سے روشن کر دے۔ فقیرِ پُرتقصیر
اس کے والدین اس کی مرحومہ بیوی زرینہ بیگم کی قبور کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنا دے

یا ربّ العٰلمین یا ربّ العرش العظیم!

دُنیا و آخرت میں خیر عطا فرما دے اور رسُولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر
درُود و سلام اور اپنی رحمت کے پھول برسا تا رہ۔ آمین!

ترجمہ و شرح رسالہ رُوحی شریف تصنیف لطیف سُلطان العارفین سُلطان الفقر
فنا فی عین ذات یاھُو باھُوؒ قدس سرہ العزیز آج بروز جمعۃ المبارک ۲۰ فروری ۱۹۹۸ء
از قلم فقیر الطاف حسین قادری سروری سُلطانی بمقام شاہدرہ بخطِ سعید قطبی تکمیل پذیر ہوا ؂

فقیر الطاف حسین قادری سروری سُلطانی

آخری عہد کا خلیفہ سُلطانی عزیز کالونی شاہدرہ لاہور